محمد صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے مصداق ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍دسمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جو رسول بھی دنیا کی طرف مبعوث ہوا وہ نذیر اور بشیر کی حیثیت سے مبعوث ہوا لیکن جو بشارتیں انہوں نے دیں وہ اپنے مقام کے لحاظ سے دیں رسولوں کی رسالت میں فرق کرنا تو جائز نہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرۃ:۲۸۶) ہر رسول خدا کا پیارا اور فرستادہ ہے۔ لیکن ہر رسول نے اپنے ماننے والوں کو جو بشارتیں دی ہیں ان میں بڑا فرق ہے۔ اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو غرض اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو بشارتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دیں وہ اپنے مقام کے لحاظ سے تھیں اور اس قدر وسعت ہے ان بشارتوں میں اور اس قدر رفعت ہے ان بشارتوں میں کہ کوئی اور رسول اپنی بشارتوں کے لحاظ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں رکھتا ان بشارتوں کے ساتھ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو بشارت دی وہ یہ تھی کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ۔ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو۔ زندگیاں میرے اسوہ کے مطابق ڈھالو تو خدا تعالیٰ تمہیں یہ بشارت دیتا ہے۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس:۳) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظاہر و باطن طور پر ایک کامل درجہ ایک بلند تر مقام تمہیں حاصل ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام خدا

کے نزدیک ہے۔ لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (موضوعاتِ کبیر حرف اللام صفحہ ۵۹) کہ ہر دو جہان آپ کی وجہ سے ہی پیدا کئے گئے جو مقام آپ کا خدا کے نزدیک ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ میرا پیار لینا چاہتے ہو تو میرے محمدؐ کی اتباع کرو۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:۳۲) پھر تمہیں خدا کا پیار بھی مل جائے گا۔ یہ جو ظاہر و باطن طور پر کامل درجے کی بشارت ہے یہ اتنی بلند، اتنی رفعتوں والی، اتنی عظمتوں والی بشارت ہے، اتنی وسعتوں والی بشارت ہے کہ اس نے کامل انسان تک آپ کے متبعین کو پہنچا دیا۔ آپ کے قدموں میں ماننے والوں کے اسوہ پر عمل کرنے والوں کو اکٹھا کر دیا۔

اتنا بڑا انعام حاصل کرنا محض انسان کی کوشش سے ممکن نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی امت کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکوں کو پسند کرتا ہے۔ پاکیزگی سے پیار کرتا ہے۔ ہرگند سے پاک ہو جاؤ گے تو ہر حسن سے منور ہو جاؤ گے۔ خدا کی نگاہ میں پاک ٹھہرو گے تو اپنی استعداد کے مطابق ظاہر و باطن میں ایک کامل درجہ خدا کے نزدیک تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ یہ انسان اپنی کوشش سے نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے خود ہمیں ایک راہ بتائی اور وہ راہ یہ بتائی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرۃ:۱۵۴) کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ کرنے والو اللہ پر ایمان کا دعویٰ کرنے والو کہ ہم خدا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جو بشارتیں تمہیں ملی ہیں اگر تم انہیں حاصل کرنا چاہتے ہو، وہ بلند تر مقام جو تمہارے مقدر میں ہے اس بلندی اور رفعت تک تم پہنچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو اپنے زور سے وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ نہ اپنی کوششوں سے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر سکتے ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے خدا تعالیٰ کی مدد کو حاصل کرنا۔ اگر اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اس کی مدد تمہارے شامل حال ہو۔ اگر اس کی نصرت تمہیں توفیق دے کہ تم اس کے حضور قربانیاں پیش کر سکو۔ اگر اس کی رحمت اور اس کا فضل تمہاری کوششوں میں تمہارے اعمال صالحہ میں ایک حسن پیدا کرے۔ ایک نور پیدا کرے تب یہ ممکن ہے اور صرف اس وقت ممکن ہے۔ اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اگر اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتے ہو۔ یعنی جہاں تک تم پہنچ سکتے ہو جس غرض

کے لئے تمہیں پیدا کیا امتِ مسلمہ میں، اس غرض کو اپنے زندگی کے اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہو، اس مقدر کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو خدا سے استعانت چاہو، اس کی مدد، اس کی نصرت، اس کا فضل، اس کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیسے کوشش کرو، صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ۔

صبر کا تعلق انسان کی اپنی جدوجہد، اس کی اپنی سعی کے ساتھ ہے۔ اپنے مجاہدہ کے ساتھ ہے جو روحانی میدانوں میں وہ بجالاتا ہے۔

صبر کا ایک پہلو یہ ہے کہ استقامت کے ساتھ بُرائیوں سے بچے، اپنے نفس کو نواہی سے بچنے پر باندھے رکھے۔ یہ ہیں صبر کے معنی ایک پہلو کے لحاظ سے۔ پوری کوشش کرے کہ کوئی ایسا عمل اس سے سرزد نہ ہو جو (خدا کے فرمان کے مطابق) خدا کو ناراض کرنے والا ہے اور صبر کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جرأت اور شجاعت کے ساتھ نیکیوں کی راہوں پر گامزن رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مدد حاصل کرو صبر کے ذریعہ سے کوشش کرو کہ تم سے گناہ سرزد نہ ہو اور کوشش کرو کہ ہمیشہ نیکیاں سرزد ہوتی رہیں۔ اعمال صالحہ تم بجالاتے رہو اور یہ تمہاری کوشش ہو۔ لیکن یہ کافی نہیں اس کے لئے بنیاد بناؤ اپنے عمل کو، اور صلوٰۃ کو، خدا سے دعائیں مانگو، خدا کو یاد رکھو، خدا کی صفات اور اس کی ذات کی معرفت حاصل کرو اور خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو اپنے ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے ان عظیم صفات کا واسطہ دے کر اس سے مانگو (مدد) کہ وہ قَدَمَ صِدْقٍ ظاہر و باطن طور پر جو ایک کامل درجہ مقرر ہے وہاں تک تمہیں پہنچا دے۔

اعمالِ صالحہ بجالاؤ بدیوں سے پرہیز کرو مگر اس کے نتیجہ میں نخوت پیدا نہ ہو بلکہ سمجھو اور یقین کرو کہ اپنی کوشش کوئی شے نہیں جب تک اس کے ساتھ صلوٰۃ دعا اور مقبول دعا کا جو نتیجہ ہے یعنی خدا تعالیٰ کا فضل، اس کا نزول نہ ہو اس وقت تک کچھ ہو نہیں سکتا۔ اگر اس استعانت میں مدد کے حاصل کرنے میں تم اپنی نیت کے خلوص کے نتیجہ میں، اگر تم اپنے جذبۂ ایثار اور قربانی کے نتیجہ میں، اگر تم اپنے پیار کی شدت کے نتیجہ میں اگر تم اپنے فدائیت کے حسن کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکو گے تو تمہارے اعمال مقبول ہو جائیں گے جو صبر کی تعلیم کی روشنی میں تم بجالائے اور جب تمہارے اعمال مقبول ہو جائیں گے تب تم اس قسم کے مومن بن جاؤ گے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کہ جن کے متعلق بشارت دی گئی ہے اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ جن کا خدا تعالیٰ کے حضور ظاہر و باطن طور پر ایک کامل درجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حضور پیار اور رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور وہ وعدے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کئے گئے ہیں ہماری زندگیوں میں وہ پورے ہوں اور ہم بھی اس کے وارث ہوں۔ جس طرح اور کروڑوں اس کے وارث ہوئے اور قیامت تک وارث ہوتے رہیں گے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۳؍جنوری ۱۹۸۰ء صفحہ ۵، ۶)